

جناب حافظ ذراحمہ صاحب
پرنسپل شعبہ کالج لاہور

پاکستان میں غیر مسلموں کی تبلیغی سرگرمیاں

یوری قوم کیلئے لمحہ فکریہ

غیر مسلم کس محتاط اور مؤثر طریقے سے پاکستان میں تبلیغی سرگرمیاں تیز کئے ہوئے ہیں اور ان کی سرگرمیوں پر دوزخ و دوزخ کی طرح اضافہ ہو رہا ہے۔ محترم حافظ ذراحمہ صاحب نے نہایت محنت اور جستجو سے اعداد و شمار جمع کر کے ایک تفصیلی جائزہ پیش فرمایا ہے۔ جواہل علم و فضل کی توجہ کے لئے پیش خدمت ہے (ادارہ)

الحمد للہ ملک عزیز پاکستان ایک نظریاتی اسلامی جمہوری ریاست ہے۔ جیسا کہ آئین پاکستان ۱۹۷۳ء کے ابتدائی مرقوم ہے۔ "تمام کائنات پر اللہ قادر مطلق کی حاکمیت ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے متعین کردہ اختیار کی حدود کے اندر رہتے ہوئے ان کا استعمال کرنا پاکستانی عوام کی ایک مقدس امانت ہے"۔ منشاء یہ ہے کہ وہ ایسا نظام قائم کریں جس میں وہ انفرادی اور اجتماعی شعبہ ہائے حیات میں اپنی زندگی ان اسلامی تعلیمات اور اقدار کے مطابق ڈھالیں جو قرآن کریم اور سنت میں موجود ہیں"۔ (دستور پاکستان ابتدائیہ)

اسی طرح آئین پاکستان ۱۹۷۳ء کے بنیادی حقوق (FUNDAMENTAL RIGHTS) کی پہلی شق میں کہا گیا ہے "پاکستان ایک وفاقی جمہوریہ ہوگا اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے نام سے موسوم کیا جائے گا۔ دوسری شق میں کہا گیا ہے اسلام پاکستان کا سرکاری مذہب ہوگا"۔ (دستور پاکستان ابتدائیہ)

حکمت عملی کے اصولوں (PRINCIPLES OF POLICY) میں اس کی وضاحت یوں کی گئی ہے۔

"مسلمانان پاکستان کی زندگیوں کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے اقدامات کئے جائیں گے اور مواقع بہم پہنچائے جائیں گے کہ وہ قرآن و سنت کی روشنی میں زندگی کا مفہوم سمجھ سکیں"۔ (دستور پاکستان ابتدائیہ)

ہمیں پاکستان کے ایک نظریاتی اسلامی جمہوری ریاست ہونے پر فخر ہے خصوصاً اس لئے کہ وہ دنیا کی

دوسری نظریاتی مملکتوں کی طرح خصیبت، نسل پرستی یا تنگ نظری میں گرفتار نہیں۔

برطانیہ عظمیٰ مسیحی مملکت ہے۔ شہنشاہ معظم اور ملکہ معظمہ کے سرکاری القاب کا جزو ہیں (DEFENDER - OF THE FAITH) "محافظ مذہب" لیکن عملاً صرف محفظہ کیتھولک، اس لئے کہ شہنشاہ یا ملکہ معظمہ چرچ آف انگلینڈ کے معتقدات سے سر موافق نہیں کر سکتے اس کی کم از کم سرانتخت و تاج سے دست برداری ہے۔

سوشلسٹ روس اور اس کی دوسری فیملی ریاستوں میں کسی دوسرے نظریہ کی بات کرنے یا مذہب کی تشہیر کرنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

اس کے عکس نظریاتی مملکت جمہوریہ پاکستان میں اقلیتیں مکمل شہری حقوق رکھتی ہیں۔ ہمارے ہاں اقلیتوں کی کیفیت کیا ہے؟ مختصر جواب یہ ہے۔

۱۔ پاکستان کی اقلیتیں | اسلامی جمہوریہ پاکستان کی کل آبادی ۸۴۲۵۷۴۴ ہے اس میں غالب اکثریت مسلم آبادی کی ہے جو ۸۱۴۵۰۵۷۷ کی تعداد میں ہے یعنی کل آبادی کا ۹۶ اعشاریہ ۶ فیصد، گویا غیر مسلم اقلیتیں صرف ۳۴ اعشاریہ ۳ فیصد ہیں۔ (۲۸۰۳۵۸۷)

پاکستان کی بڑی اقلیتیں تین ہیں | الف۔ مسیحی۔ ان کی مجموعی آبادی ۱۳۱۰۴۲۶ ہے کل آبادی کا صرف ایک اعشاریہ

۵۶ فیصد

ب۔ ہندو۔ پورے ملک میں ان کی تعداد ۱۲۷۱۱۶ ہے کل آبادی کا صرف ایک اعشاریہ ۱۵ فیصد

ج۔ احمدی (قادیانی ولاہوری) ان کی کل آبادی ۱۰۴۲۴۴ ہے کل آبادی کا صرف اعشاریہ ۱۲ فیصد

پاکستانی اقلیتوں کے حقوق | اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین ۷۷ کے ابتدائیہ میں کہا گیا ہے:-

”ایسا نظام قائم کیا جائے جس میں اقلیتوں کے لئے اس امر کی گنجائش پیدا کی جائے کہ وہ آزادی سے اپنے مذہب کی پیروی کریں۔ مذہبی فرائض پر عمل کریں اور اپنی ثقافت کی نشوونما کر سکیں۔

بنیادی حقوق (FUNDAMENTAL RIGHTS) کے باب میں اس کی یوں وضاحت کی گئی ہے۔

”ہر شخص کو قانون، امن عامہ، اور اخلاقی حدود کے اندر رہتے ہوئے کسی بھی مذہب پر کاربند رہنے کا اور اس کی ترویج کا حق حاصل ہوگا۔ اس طرح ہر مذہبی فرقہ کو اپنی عبادت گاہیں بنانے اور ان کی حفاظت کا حق حاصل ہوگا“ (آئین پاکستان - ابتدائیہ)

یہ دفعات محض کاغذی کارروائی نہیں بلکہ پاکستان کی پوری چالیس سالہ تاریخ شاہد عادل ہے کہ پاکستان نے ہمیشہ اپنی اقلیتوں کو پورا پورا آئینی تحفظ دیا ہے جب کہ ہمسایہ ملک بھارت جو لادینی ریاست ہونے کا دعویٰ رکھتا ہے وہاں ایک ہفتہ میں جتنے فرقہ وارانہ فسادات کا اوسط ہے۔ بفضلہ تعالیٰ پاکستان کی پوری تاریخ میں اس قدر فرقہ

دارائے فسادات نہیں ہوتے۔ یہ وہ حقیقت ہے جس کا اختراوت اندرون ملک اور بیرون ملک سب کو ہے۔ ہم اس پس منظر میں پاکستان کے غیر مسلم مشنریوں کی جانب سے ذرائع ابلاغ کے کردار کا جائزہ لیں گے۔

ہندو اقلیت اور ذرائع ابلاغ عامہ | ہندو ملک کی ایک بڑی اقلیت ہے ان کی کل آبادی ۱۲۷۶۱۱۶ ہے جو ملک کی مجموعی آبادی کا صرف ایک اعشاریہ ۵ فیصد ہے۔

۱۔ ریڈیو پاکستان لاہور اتنی چھوٹی اقلیت کے لئے ان کے مذہبی تہواروں پر سال میں چار بار ان کے مخصوص پروگرام نشر کرتا ہے :-

تقریب	دورانیہ
۱۔ جینم ششمی	۲۰ منٹ
۲۔ دسہرا	۱۰ منٹ
۳۔ باللیک جی کا جنم دن	۱۰ منٹ
۴۔ دیوالی	۱۰ منٹ

یہ امر پیش نظر ہے کہ صوبہ پنجاب میں ہندو آبادی نہ ہونے کے برابر ہے۔ یعنی پنجاب کی کل آبادی ۴۷۲۹۲۴۴۱ ہے۔

میں ہندو آبادی صرف ۲۹۲۶۸ ہے۔

اس وقت صوبہ پنجاب میں ہندوؤں کا اپنا کوئی اخبار یا رسالہ نہیں۔ جناب حکم چند کی زیر ادارت راولپنڈی سے ماہنامہ "سنت" شائع ہوتا تھا مگر ان کی وفات کے بعد یہ ماہنامہ شائع نہ ہو سکا۔

۲۔ صوبہ سندھ میں ہندو آبادی ۱۲۲۱۹۶۱ ہے جو اس صوبہ کی آبادی کا ایک اعشاریہ ۴۵ فیصد ہے۔

ریڈیو پاکستان حیدرآباد سے ہندو اقلیت کے لئے ان کے تہواروں پر مندرجہ ذیل خصوصی پروگرام نشر ہوتے ہیں۔

تقریب	دورانیہ
۱۔ دسہرہ	۳۰ منٹ
۲۔ دیوالی	۳۰ منٹ
۳۔ ہولی	۳۰ منٹ

۳۔ صوبہ سندھ سے بھی کسی "مشنری ہندو جریہ" کی اشاعت کا سراغ نہیں ملا۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ ہندو مذہب اور خود ہندو قوم دکم از کم پاکستان میں بطور ایک مشنری معروف کا نہیں۔ ہندو تنظیموں یا کسی ہندو ادیب کی زیر ادارت انفرادی طور پر شائع ہونے والے جرائد کی فہرست جو اپنے محدود مسائل کے ذریعہ ہم حاصل کر سکتے ہیں حسب ذیل ہے۔

ہندو اقلیت کی طرف سے شائع ہونے والے جرائد

نمبر شمار	حزبہ	مقام اشاعت	اشاعت	کیفیت
۱	سر سوتی	حیدر آباد	ماہنامہ	ہندو سوتل ریعامر حزبہ
۲	سدھار پتربیکا	"	"	ہندو خواہش کا تعلیمی و اصلاحی رسالہ
۳	تندرستی	"	"	صحت، حفظان صحت
۴	سندھ نیوک	"	"	سیاسی و سماجی
۵	برہم	"	"	تعلیمی و اخلاقی
۶	سرتاج	"	"	علمی رسالہ
۷	شادول	"	"	جاسوسی و طنزی کہانیاں
۸	چندوسی شاول	"	"	"
۹	بوسوان	جیکب آباد	روزہ	غیر شائد
۱۰	اشا	کراچی	ماہنامہ	فساد اور کہانیاں
۱۱	جتر کار	"	ہمدرد روزہ	علمی خبریں اور کہانیاں

۴۔ مندرجہ ذیل ادارے سلسلہ وار کتابیں اور رسائل شائع کر رہے ہیں۔

۱۔ پریم پبلی کیشنز، کندھ کوٹ۔ ماہانہ کہانیوں کا سلسلہ

۲۔ نیشنل پبلی کیشن میرپور بھورو۔ ماہانہ کہانیوں کا سلسلہ

۳۔ ملہار کتابی سلسلہ، حیدر آباد۔ ماہانہ فلمی کہانیوں کا سلسلہ

۵۔ ہندو اقلیت کے ذرائع ابلاغ سیاسی انتشار کے علاوہ (جو اس مقالہ کا موضوع نہیں) ایک گھمبیر ثقافتی انتشار کا ذریعہ ضرور ہیں۔

کراچی۔ حیدر آباد اور اس کے گرد و نواح سے ہندو، سندھ، بنڈیا اور ہندو کی ہندو انہ رسوم خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اسی طرح شادی بیاہ کے غیر اسلامی رسم و رواج مثلاً دو لہا دہن کے پاؤں پر ہندو انہ پوجا پاٹ کی طرح تیل چھڑکنا۔ دہن سے "پالاگن" کی رسم ادا کرنا داسا سس کے گھٹنوں کو ہاتھ لگوانا وغیرہ۔ روزمرہ کی زبان و ادب میں خصوصاً راگ اور گیتوں میں ہندی الفاظ اور ہندو انہ افکار کا استعمال۔ ہندو تہذیب اور ہندوستان کے ریڈیو، آکاش وانی، نیز بھارت کے ٹیلی ویژن "دور درشن" کا نتیجہ ہیں۔

۳۔ احمدی (قادیانی، لاہوری) اور ذرائع ابلاغ | یہ پاکستان کی ایک چھوٹی سی، لیکن اپنے مقاصد کے حصول کے

لئے فعال مشنری اقلیت ہے۔ پاکستان کی ۴۴ ۳۶ ۲۵ ۸ آبادی میں ان کی تعداد صرف ۴۴ ۲۴ ۱۰ یعنی کل آبادی

کا صرف اعشاریہ ۱۲ فیصد۔

قادیانی جماعت کا مرکز ربوہ اور لاہوری جماعت کا مرکز لاہور ہے۔ گویا دونوں کے مرکز پنجاب میں ہیں۔ نتیجہ صوبہ پنجاب میں ان کی تعداد زیادہ ہے۔ ایک اندازے کے مطابق پنجاب میں ان کی تعداد ۶۹۴۷۳ ہے۔ صوبہ سندھ میں زرعی زمینوں کا خاطر خواہ رقبہ ان کی ملکیت میں ہے۔

۱۔ جرائد | قادیانیوں کے درج ذیل ہفتہ وار اور ماہوار جاری ہونے والے جرائد و رسائل ان کی تبلیغی سرگرمیوں میں موثر کردار ادا کر رہے ہیں۔

الف۔ قادیانی جماعت

۱۔ تحریک جدید (ماہنامہ) ربوہ - ۲۔ مصباح (ماہنامہ) ربوہ - ۳۔ خالد (ماہنامہ) ربوہ - ۴۔ تشخید الافان
ماہنامہ ربوہ - ۵۔ انصار اللہ (ماہنامہ) ربوہ - ۶۔ البشیری (ماہنامہ) ربوہ - ۷۔ دعویٰ، انگریزی - ۸۔ ریویو آف ریلیجن
(ماہنامہ) ربوہ - ۹۔ لاہور (ماہنامہ) لاہور - ۱۰۔ روزنامہ الفضل ربوہ (بند ہو گیا ہے) - ۱۱۔

ب۔ لاہوری جماعت

۱۔ پیغام صلح لاہور - ۲۔ دی لائٹ (انگریزی) لاہور
آخر الذکر دونوں رسائل ان کے مدیر کے فوت ہو جانے کے بعد بند ہو گئے ہیں۔ ان کے بقول یہ ان پر ابتلا کا دور ہے
اس کے باوجود ان کی مطبوعات اور جرائد کی تحریروں میں جارحیت کا یہ انداز ہے کہ منافرت، دل آزاری اور قانون
شکنی کے جرم میں ہر دوسرے تیسرے مبینہ کوئی نہ کوئی کتاب یا رسالہ ضبطی کے قانون کی زد میں آجاتا ہے۔
۲۔ ابلاغ عامہ کے دوسرے ذرائع | حکومت پاکستان کی طرف سے ۱۹۷۴ء میں غیر مسلم قرار دئے جانے کے بعد سے
بظاہر ان کی مشنری سرگرمیاں ختم ہو گئی ہیں۔ اور ان کی طرف سے دوسرے ذرائع ابلاغ کا استعمال نظر نہیں آتا۔ لیکن
درحقیقت وہ اور ان کی سرگرمیاں زیر زمین چلی گئی ہیں۔ مثلاً

الف۔ ”عمومی تبلیغ“ اس مقصد کے لئے قادیانی جماعت کے ہاں مستقل تربیت یافتہ گروہ ہیں۔
اول۔ ان کے تربیت یافتہ فارغ التحصیل عالم۔ ان کی تعلیم و تربیت کے لئے ربوہ میں ایک مستقل ادارہ تعلیم
الاسلام کالج کے نام سے قائم کیا گیا ہے۔ اس کا اپنا نصاب ہے۔ اس میں عربی زبان، تقابل ادیان اور مرزائیت کی خصوصی
کتاب کی تدریس کے علاوہ مناظرہ کی عملی مشق شامل ہے۔
دوسرے ان کے ”واقعہ زندگی“ جو اپنا سب کچھ چھوڑ کر اپنی پوری زندگی اور اپنی تمام تر توانائیاں جماعت
کے لئے وقف کر دیتے ہیں۔

یہ لوگ شب و روز مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں ایک مرتبہ پروگرام کے مطابق مصروف کار رہتے تھے اب
ان کے رابطہ عوام کے ”عمومی گشت“ بند ہو گئے ہیں اور جارحانہ انداز ختم ہو گیا ہے۔ انہوں نے اپنا طریقہ واردات

بدل لیا ہے۔ اب وہ عمومی گشت کے بجائے منتخب افراد کو نشانہ بنا کر ان پر اپنی تبلیغی توانائیاں صرف کرتے ہیں۔ ان دو مستقل "داعی گروہوں" کے علاوہ جماعت کے ہر فرد کو مرزائیت کی ابتدائی تعلیم اور تبلیغی حکمت عملی سے پوری طرح آگاہ کیا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لئے ایک خاص نصاب مرتب کیا گیا ہے۔ جس میں مرزا غلام احمد خلیفہ بشیر الدین محمود اور دوسرے مناظرین کی کتب شامل ہیں۔ ہر شہر میں جمعہ کے دن ان کی عبادت گاہوں اور دوسرے مراکز میں ان کتابوں کے امتحان ہوتے ہیں۔ افراد جماعت کو اختیار دیا گیا ہے کہ جب کسی کتاب کی تیاری مکمل کر لیں تو اس کے امتحان میں شریک ہو جائیں۔ کامیاب ہونے پر اس کا اندراج اس ڈائری میں کر دیا جاتا ہے جو ہر قادیانی کی حبیب میں ہوتی ہے۔ یہ وہ نصاب ہے جو ہر قادیانی کو عمومی تبلیغ کے لئے پڑھایا جاتا ہے۔

ب۔ یوم تبلیغ۔ غیر مسلم قرار دئے جانے سے قبل قادیانی موسم بہار میں ایک دن بطور خاص یوم تبلیغ مناتے تھے اس دن ان کے "عالم" اور "واقف زندگی" گروہ کے علاوہ ہر فرد سڑکوں پر گلی کوچوں میں۔ پارکوں میں۔ کاروباری اداروں میں جتنی کہ سرکاری دفاتر میں بھی اپنے عقائد کا پرچار کرتا تھا۔ افسر اپنے ماتحتوں کو بلا تامل مرزائیت کا پیغام پہنچاتے تھے۔ اب یہ جارحانہ انداز ممکن نہیں رہا تو مطبوعہ لٹریچر اور دعوت کے خطوط لفافوں میں بند کر کے بھجوتے ہیں۔ مقالہ نگار کو ان کی متعدد سحر بریں اسی طرح ملی ہیں۔ گذشتہ ہفتے مرزا طاہر محمود امیر جماعت کا ایک پیغام فوٹو سیٹھ کی صورت میں موصول ہوا ہے۔

ج۔ رابطہ عام کی تقریبات۔ دوسرے متعدد اجتماعات کو نظر انداز کرتے ہوئے ان کی طرف سے ابلاغ عامہ کی دو تقریبات کا ذکر بطور خاص ضروری ہے۔

۱۔ "سالانہ جلسہ ربوہ" قادیانی دسمبر کے آخری ہفتے میں ایک بین الاقوامی اجتماع منعقد کرتے ہیں اس میں اندرون ملک کے علاوہ بیرونی ممالک کی جماعتوں کے وفد شریک ہوتے ہیں۔ ہر قادیانی اپنے واقف کار مسلمانوں کو خصوصاً قادیانی افسر اپنے ماتحت اور زیر اثر لوگوں کو اس سالانہ جلسہ میں شرکت کی بے اصرار دعوت دیتے تھے۔ جلسہ بڑے طمطراق سے منعقد ہوتا تھا۔ شرکار اس کا گہرا اثر قبول کرتے تھے خلیفہ مرزا طاہر محمود کے ملک چھوڑ جانے کے بعد اس کی رونقیں سرد پڑ کر رہ گئی ہیں۔

۲۔ "جلسہ یوم مذاہب عالم" قادیانی ہر سال بڑے بڑے شہروں میں اس بے ضرر عنوان سے جلسے منعقد کرتے تھے۔ مختلف مذاہب کے نمائندوں کو اپنے اپنے مذاہب کے تعارف کی دعوت دیتے تھے۔ لیکن باقاعدہ تیار شدہ کلیدی تقریر ان کے اپنے کسی فاضل کی ہوتی تھی اور یہی ان کا اہل مقصود تھا۔

پاکستان کی سب سے بڑی اقلیت ہیں۔ اور دوسری اقلیتوں کے مقابلہ میں تعداد کے اعتبار سے زیادہ ہیں۔ تاہم کل آبادی میں ان کا تناسب صرف ایک اعشاریہ ۶ فیصد ہے۔

انتی چھوٹی اقلیت ہونے کے باوجود مسیحی قوم کو اس اعتبار سے اہمیت حاصل ہے کہ ان کا دینی رشتہ سابق ولیاںِ نعمت سے ہے۔ مغربی اقوام اور بعض بیرونی حکومتوں کی سرپرستی انہیں حاصل ہے۔ اس بیرونی سیاسی دباؤ کے علاوہ وہ اپنی مشنری فعال مساعی میں بھی سب سے آگے ہیں۔

۱۔ پاکستان کے سرکاری، نظریاتی، اسلامی ریاست پاکستان کے سرکاری ذرائع مسیحی تقریبات اور تہواروں کے ذرائع ابلاغ کا استعمال مواقع پر ان کے لئے خود ان کے مشنریوں کے مرتب کردہ خصوصی پروگرام نشر کرتے ہیں

(الف) ریڈیو پاکستان لاہور

تہوار	۵ ماہ	دو رانیہ	پروگرام کی نوعیت
گڈ فرائی ڈے	اپریل	ایک گھنٹہ	مسیحی علماء کی تقاریر بائبل کے اقتباسات، ڈرامہ پر مشتمل ہوتی ہیں۔ ۸۷ کے ڈرامے کا عنوان تھا۔ "صلیب کا پیغام" یہ ڈرامہ حسب سابق "کرچن براؤ کا سٹنگ سوسائٹی" نے ترتیب دیا اور پیش کیا۔

ایسٹر	اپریل	ایک گھنٹہ	حسب سابق اس پروگرام میں ڈرامے کا عنوان تھا "طوفان کے بعد"
کرسمس کی شام	۲۴ دسمبر	ایک گھنٹہ	کیتھولک اور پروٹسٹنٹ باہم وقت تقسیم کر کے اپنا اپنا پروگرام مرتب کر کے پیش کرتے ہیں۔

کرسمس ۲۵ دسمبر ایک گھنٹہ کیتھولک چورچ سے براہ راست "سروس" نشر ہوتی ہے۔

ریڈیو پاکستان کے دوسرے اسٹیشن بھی کم و بیش اس نوع کے پروگرام نشر کرتے ہیں۔

ب۔ پاکستان ٹیلی ویژن۔ پاکستان ٹیلی ویژن اپنے تمام اسٹیشنوں سے دو پروگرام پیش کرتے ہیں۔

۱۔ ایسٹر ۷۵ منٹ۔ ۲۔ کرسمس تقریباً ایک گھنٹہ۔

ان پروگراموں کی نوعیت بھی ریڈیو پاکستان کے انداز پر ہوتی ہے۔ یعنی کسی مسیحی عالم کی تقریر۔ بائبل سے اقتباس۔

ڈرامہ اور دعا۔

۱۹۸۷ کے ڈرامے کا عنوان تھا "پہچان" (کس کی؟ خود سوچ لیجئے)

۲۔ صلیب بردار جلوس مسیحی تقاریر پر سرکاری ذرائع ابلاغ کے استعمال کے علاوہ کرسمس کی رات میں ایک صلیب

بردار جلوس نکالتے ہیں جو اپنی ہیئت اور شرکار کے اعتبار سے ایک خاص تاثر کا حامل ہوتا ہے۔

۳۔ مسیحی مشنری جہاند | مسیحی مشنری ذرائع ابلاغ عامہ میں ان کے جرائد کا ایک اہم کردار ہے۔ ایک مختصر سی اقلیت کے جرائد کی تعداد اور ان کی ظاہری حسن و تربیت کا اہتمام ہم سب کے لئے ایک لمحہ فکریہ ہے۔ کاش یہ ممکن ہوتا کہ راقم ان کے نمونے پیش کر سکتا۔ تاہم ایک رسالہ کی دواش عتوں کا خاکہ بطور ضخیمہ مقالہ میں شامل ہے۔

الف۔ ہفتہ وار۔ ۱۔ کرسچن وائس (کراچی) پندرہ روزہ۔ ۱۰۔ شاداب۔ لاہور۔ ۲۔
کاغذی ملک نقیب۔ لاہور۔ ۳۔ شعاع نور۔ لاہور۔ ج۔ دو ماہہ۔ ۱۰۔ نیوز بلٹن (انگریزی) لاہور۔ ۲۰۔ جفاکش۔ کراچی
(د) سہ ماہی۔ ۱۰۔ ہوم لیگ۔ لاہور (۵) ماہنامے۔ ۱۰۔ ڈائیکس میگزین (انگریزی) لاہور۔ ۲۰۔ صوت۔ لاہور۔ ۳۰۔
قاصد جدید لاہور۔ ۴۰۔ صوت لاہور۔ ۵۰۔ سالویشن آرمی لاہور۔ ۶۰۔ چھوٹا سپاہی لاہور۔ ۷۰۔ نعرہ جنگ لاہور۔ ۸۰۔
ملاپ کراچی۔ ۹۰۔ بشیر النسواں راولپنڈی۔ ۱۰۔ طلوع فکر (اردو، پشتو) پشاور۔ ۱۱۔ کلام حق گوجرانوالہ
(ز) مندرجہ ذیل ماہنامے یا قاعدگی سے شائع نہیں ہوئے۔

لاہور سے۔ مسیحی نوجوان۔ آزاد وطن۔ مستقبل۔ ہیلتھ (انگریزی)۔ مسیحی بچہ۔ گوجرانوالہ سے۔ مسیحی خادم۔ سیالکوٹ
سے۔ خزانہ الجواہر کلب۔ ملتان سے۔ ہمارا ڈاکٹر۔ راولپنڈی سے۔ المشیر۔ اچھا چرواہا۔

۴۔ ابلاغ عامہ کا مؤثر ترین ذریعہ | الف۔ بائبل خط و کتابت سکولز۔ بالعموم ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارات
ورسائل کو ذرائع ابلاغ میں شمار کیا جاتا ہے۔ کہ یہ ذرائع تشہیر ہیں۔ لیکن ڈھونڈنے والے اپنا پیغام دور و نزدیک
پہنچانے کے لئے ہر دم نئی راہوں کی جستجو میں رہتے ہیں۔

حضرت ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اقصائے عالم کے لئے اور قیامت تک کے لئے ہادی بن کر مبعوث ہوئے تھے
اور ابھی اس دور میں آج کے ابلاغ عامہ کے معروف ذرائع موجود نہ تھے آپ نے اپنے قاصدوں کے ذریعہ دور و
نزدیک کے حکمرانوں، سرداروں، بادشاہوں اور شاہنشاؤں کو دعوت حق کے مکتوبات شریفہ ارسال فرمائے۔ ہم تو
یہ مؤثر نبوی ذرائع ابلاغ بھول گئے لیکن مسیحی مشنری ہمارے چھوٹوں بڑوں تک اس ذریعہ سے پیغام مسیح پہنچا
رہے ہیں۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں بائبل اور اس کی تعلیمات کو گھر گھر پہنچانے کے لئے ایک دو نہیں پندرہ بائبل
خط و کتابت سکول قائم ہیں جو کسی قیمت کسی نفیس یا چندے کے بغیر بلا مبالغہ لاکھوں کی تعداد میں بائبل کے اسباق تقسیم
کر رہے ہیں۔ بائبل خط و کتابت سکول لاہور میں ۶۔ ملتان فیصل آباد۔ ایبٹ آباد۔ شکار پور (سندھ) لاڑکانہ۔
خیبر پور (سندھ) اور ڈیرہ غازی خان میں ایک ایک اور کراچی میں دو موجود ہیں

یہاں اس تلخ حقیقت کی طرف اشارہ ہے محل نہ ہو گا کہ ہمارے صرف دو ایسے سکول مصروف عمل ہیں۔ ایک قرآن
کریم کی تعلیمات دس دس اسباق پر مشتمل سات کورسز کی صورت میں۔ دوسرا تفسیر قرآن خطبات جمعہ کی صورت میں تفسیر

کر رہے ہیں۔

ب۔ بائبل خط و کتابت کورسز | راقم الحروف کی ذاتی معلومات کی حد تک اس وقت ملک عزیز میں اردو زبان میں ۲۴، اور انگریزی زبان میں ۵۲ کورسز جاری ہیں۔ ان میں سے دو صرف مسیحی افراد کے لئے ہیں ان کے مشمولات اس انداز کے ہیں کہ مسلمانوں کو مطالعہ کے لئے نہیں دئے جاتے۔

ان اردو، انگریزی زبان کے کورسز کے اسباق کی تعداد ۳۱۴ ہے جو سات ہزار سے زیادہ صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔ مسیحی لٹریچر اس قدر وسیع مطالعہ کرنے کے بعد مسلمان طلباء و طالبات کے قلوب و اذان جس قدر متاثر ہوتے ہوں گے اس کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اس ذریعہ ابلاغ کا ہدف بڑوں سے زیادہ نوجوان اور سکول کالجوں کے جوانوں کا ہے۔ (کورسز کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ضمیمہ ۷) یہ وہ سلسلہ ہے اسباق میں جو وہ بندہ حاصل کر سکا ہے جس کے وسائل محدود ہیں۔ مزید کورس کس قدر ہوں گے اللہ بہتر جانتا ہے ملحوظ خاطر رہے کہ ان میں سے بیشتر کورس امریکہ، کینیڈا اور برطانیہ سے چھپ کر آ رہے ہیں اور ایک سلسلہ اسباق "صدائے شہداد" کے زیر عنوان فورنیا (امریکہ) سے آ رہا ہے۔ ان کورسز کے اعلانات تھوڑے تھوڑے وقفہ سے ملک کے معروف کثیر الاشاعت جرائد میں پہلے صفحہ پر چھپنے میں نمایاں طور پر شائع ہوتے رہتے ہیں نمونہ ملاحظہ ہو۔

انبیاء کے حالات گھر بیٹھے بذریعہ خط و کتابت ایک پوسٹ کارڈ لکھ کر مفت حاصل کریں۔ پوسٹ بکس نمبر لاہور، ملتان۔ کراچی

اردو، انگریزی زبانوں کے ان سلسلہ ہائے اسباق کی فہرستیں بطور ضمیمہ منسلک ہیں۔ آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ بیشتر کے نام اس قدر دلغریب، معصومانہ حد تک بے ضرر، بلکہ عین اسلامی ہیں۔ ان میں کسی مسلمان کے دل میں دلچسپی پیدا ہو جانا، اور ان کے مطالعہ سے اپنے دین سے برگشتہ ہو جانا ناممکن نہیں۔

۵۔ بائبل کی تقسیم | پیغام مسیح ہر فرد تک پہنچانے کے لئے نوجوان مسیحی لڑکوں اور لڑکیوں کے ذریعے گھر گھر لگی کوچوں میں۔ بازاروں میں اور چوراہوں میں بائبل کی برائے نام قیمت پر فروخت اور مفت تقسیم ایک معمول کی بات ہے۔ ۸۵ء میں امریکہ سے "زندہ کلام" کے نام سے انجیل کا اردو ترجمہ ہمارے ہر ٹیلیفون ہولڈر کو بذریعہ ڈاک براہ راست وصول

ملے جن دو اداروں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ان میں سے ایک ادارہ تعلیم القرآن ہے جو حافظ نذیر احمد صاحب کی

زیر نگرانی خط و کتابت کے ذریعہ دعوت و ارشاد کا کام سرانجام دے رہا ہے۔ دوسرا ادارہ بین الاقوامی اسلامی

یونیورسٹی سے منسلک "دعوت الیکٹرونک" ہے۔

ہوا۔ بندہ کے نام پر دو ٹیلیفون ہیں۔ لہذا دو نسخے پہنچے۔

۶۔ ابلاغ عامہ کے دوسرے مشنری ذرائع | الف۔ بابل نگار سپانڈنس کلب

عام قارئین کے علاوہ بابل خط و کتابت کو کورسز کے طلباء کے لئے کار سپانڈنس کلب قائم ہیں مقصد یہ ہے کہ چھپے ہوئے اسباق پر بات ختم نہ ہو جائے بلکہ ان کے بعد بھی اور ان کے علاوہ بھی طلباء سے ذاتی قسم کا رابطہ پیدا ہو۔ ظاہر ہے طلباء میں غالب تعداد مسلمان بچوں اور بچیوں کی ہوتی ہے

ب۔ کلب میگزین اور خبرنامہ | اس میں مسیحی مشنریوں کے مضامین، مشنری خبریں، اعلانات و اطلاعات کے علاوہ خالص بابل کے عنوانات پر مسلمان طلباء و طالبات سے مضامین لکھائے جاتے ہیں۔ انہیں حوصلہ افزائی کے انعامات بصورت کتب دئے جاتے ہیں۔ انجیل پر مبنی معنی بھی جاری کئے جاتے ہیں۔

ج۔ ملاقات باہمی کے اجتماع | وقفہ وقفہ سے مشن سکول۔ کالجوں میں کلب کے ممبران مل بیٹھنے کے عنوان سے مدعو کئے جاتے ہیں۔ انہیں ہلکے پھلکے مشترکات پیش کئے جاتے ہیں۔ اور مسلمان طلباء کو دعوت دی جاتی ہے۔ کہ موجود مسیحی علماء سے تبادلاً خیالات کریں۔ اپنے شکوک کا ازالہ کریں۔ اور سوال و جواب سے اپنے علم میں اضافہ کریں۔

د۔ مبارک کیمپ مری | گزشتہ دس بارہ سال سے ہر موسم گرما میں مری کے پرفضا پہاڑی مقام پر طلباء و طالبات کے کیمپ لگتے ہیں۔ اس مسیحی عمارت کا نام ہی "کیمپ مبارک" رکھا گیا ہے۔

گزشتہ موسم گرما کے چار مہینوں کے دوران یہاں یکے بعد دیگرے سولہ کیمپ لگے۔ اس کے اپنے بلٹن کے مطابق ان کی اجمالی فہرست یہ ہے۔

چھوٹے لڑکوں کا کیمپ	استادوں کا کیمپ
چھوٹی لڑکیوں کا کیمپ	متعدد فیملی کیمپ
نوجوان لڑکوں کا کیمپ	مز دور پیشہ لوگوں کا کیمپ
نوجوان لڑکیوں کا کیمپ	مسیحی علماء کا کیمپ
بڑے لوگوں کا کیمپ	متلاشیان حق کا کیمپ
بڑی عورتوں کا کیمپ	خط و کتابت سکولوں کے طلباء کا کیمپ

مؤخر الذکر دو کیمپ خاص طور پر قابل غور ہیں ان میں غالب تعداد مسلمان نوجوانوں کی ہوتی ہے۔ چنانچہ گزشتہ سال ۸۶ میں مسلمان طلباء ۱۵۔ مسیحی ۶۔ اور ۱۶ نابینا ان کے علاوہ تھے۔ آٹھ دن کے لئے انہیں دعوت دی جاتی ہے۔ کہ اپنی بابل ساتھ لائیں اور عملی مسیحی زندگی کا مشاہدہ کریں۔ اس گرائی کے دور میں آٹھ دن کے قیام۔ دو وقت کا کھانا۔ ناشتہ اور چار بار چائے کے گل اخراجات صرف ساٹھ روپیہ۔ اور رجسٹریشن فیس برائے نام ہمیں روپیہ وصول کی جاتی ہے۔ سندھی اور بلوچستان

طلباء سے کوئی فیس وصول نہیں کی جاتی۔

کیمپ کے اس تہذیب میں ملک کے چوٹی کے مشنری شامل ہوتے ہیں۔ یہاں پر سلسلہ درس و تدریس، سوال و جوابات کی مجالس اور دوسری تقریبات سے شمر کر رکے قلوب و اذان پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہوں گے۔ ان کے لئے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ ہماری وزارت امور مذہبی، ہمارے علماء، ہمارے دینی ادارے اور ملت کے حساس باشندے افراد اپنے فرائض کا احساس آخر کب کریں گے؟

۷۔ سمعی و بصری معاونات | (الف) ویڈیو کیسٹ اور فلمیں

ملک عربین میں مسیحی تعلیمات پر مشتمل مختصر و لمبے فلمیں اور سامعہ نواز ویڈیو کیسٹ کثیر تعداد میں آرہے ہیں۔ مجھ جیسے گناہ فرد کے پاس درجنوں کی تعداد میں بے طلب اور بلا قیمت پہنچ چکی ہیں۔

۸۔ ریڈیو سیشنز | پاکستانی سرحدات سے کچھ دور سیشنز جنرل میں ایک بڑی طاقت کا ریڈیو ٹرانسمیٹر نصب ہے۔ یہاں سے دن میں ۵ گھنٹے مسلسل پانچ پاکستانی قومی اور علاقائی زبانوں میں بائبل کی تعلیمات نشر ہو رہی ہیں۔ ریڈیو سیشنز کا علاقائی دفتر ہمارے وفاقی دارالحکومت میں قائم ہے اس کا ایک خبرنامہ بطور ضمیمہ نمبر ۹ منسلک ہے۔

”فاعتبر وایا اولی الابصار“

حرف آخر | مسیحی مشنری مساعی اور ان کے ذرائع ابلاغ کا استعمال رائیگاں نہیں گیا۔ قیام پاکستان کے بعد پہلی مردم ۱۹۵۱ء میں ہوئی۔ اس وقت مسیحی آبادی ۴۳۴۰۰۰ تھی۔ ۱۹۸۱ء کی آخری مردم شماری کے وقت یعنی ۳۰ سال کی مدت میں ان کی تعداد ۴۲۶۰۳۱ تک پہنچ گئی۔ یعنی ۲۰۲ فیصد کے قریب اضافہ ہو گیا۔ جب کہ مسلمان آبادی میں اضافہ صرف ۱۴۹ فی صد ہوا۔

کسی ملک کی آبادی میں اضافہ کے اسباب تین ہوتے ہیں۔ نقل آبادی، کثرت تولید۔ یا قبول مذہب۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ ان چالیس سالوں میں کوئی نقل آبادی نہیں ہوئی۔ تعدد و ازدواج مسلمانوں میں ہے مسیحی قوم میں نہیں۔ لہذا اس ذریعہ سے بھی مسیحی آبادی میں اضافہ نہیں ہوا۔ لہذا قبول مذہب کے سوا ان کی تعداد میں اضافہ کا اور کوئی سبب نہیں ہو سکتا۔

وہ کتاب جسے خود کتاب حیات ہونے کا دعویٰ نہیں۔ جس کے مندرجات کو خود اس کے ماننے والے ازاول تا آخر وحی الہی نہیں کہتے جس کے بعض حصے وہ خود اپنے بچوں اور خواتین کو یا نواز بلند پڑھ کر نہیں سنا سکتے۔ اس کے لئے وہ سب کچھ کر رہے ہیں جس کا صرف ایک پہلو، اور اس کی ہلکی سی جھلک آپ کے سامنے آئی ہے۔ اس کے مقابل اللہ رب العزت کی آخری کتاب ”کتاب ہدی“ ہے۔ کتاب حیات ہے۔ ذکر للعالمین ہے۔ ہدی للعالمین ہے۔ اس پر ایمان رکھنے والے کیا کر رہے ہیں؟ وہ پوری سنجیدگی اور کامل یقین کے ساتھ اپنے فرائض کی بجا آوری کے لئے کب آمادہ کار ہوں گے؟